

ڈرون حملوں میں جام شہادت پی چکے ہیں، اس کے علاوہ آپ کے خاندان کی مستورات میں نصف درجن سے زیادہ عورتیں شہادت کی خلعتِ فاخرہ سے مزین ہو کر ایک عظیم تاریخ رقم کر چکی ہیں۔ مولانا حقانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں کا کہنا ہے کہ جب بھی ان کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار شہادت کے منصب پر فائز ہو جاتے اور کوئی موصوف سے افسوس و تعزیت کرتا تو اس پر گویا ہوتے کہ میں تعزیت و افسوس پر خفا ہوتا ہوں، اس کے بجائے مجھے مبارک باد دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر میرے گھرانے کا کوئی فرد کام آگیا۔

والدہ کی جہادی سرگرمیاں:

مولانا شیرعلی شاہ صاحب نے ایک مرتبہ دورانِ سفر سوات سوانح حقانی صاحب میں اپنے قلم سے لکھوایا کہ مولانا جلال الدین حقانی کی والدہ بھی جہادی میدان کی بڑی کمانڈر تھیں، وہ روس کے خلاف جہاد کے دوران مورچوں پر خود جاتی تھیں اور مجاہدین کی حوصلہ افزائی فرماتی تھیں۔ اسی طرح بعض اوقات جب حقانی صاحب نہ ہوتے تو مجاہدین کو جنگی تدابیر، پیغامات، مختلف حکمتیں وغیرہ بھی سمجھاتی تھیں۔

علامہ ظہیر الدین بابر (ایڈوکیٹ) کی رحلت

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دیرینہ عقیدت مند جمعیت علماء اسلام اسلام کے مرکزی نائب صدر، اشار ایشیا نیوز چینل کے چیئرمین اور معروف سرگرم فلاحی کارکن علامہ ظہیر الدین بابر طویل علالت کے بعد ہندوستان کے دارالحکومت دہلی کے ایک ہسپتال میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۸ء بروز منگل بعد از مغرب انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جگر کی پیوند کاری

موصوف گزشتہ تین چار سال سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھے، کافی علاج معالجہ کیا لیکن افاق نہ ہو سکا، آخر کار پاکستان اور انڈیا کے ماہرین طب نے انہیں جگر کی پیوند کاری کا مشورہ دیا اس مشورہ کے بعد وہ کافی تردد میں تھے، شرعی حیثیت سے جمہور علماء کے نزدیک جملہ انسانی اعضا کی پیوند کاری ناجائز قرار دی گئی ہے۔ اور وہ اس لئے کہ انسان کے پاس اس کے تمام اعضا امانت الہی ہیں۔ اور ان کو نکال کر کسی اور کو دینا امانت الہی میں خیانت کے مترادف ہے۔ میرے خیال میں وہ اسی وجہ سے اس اقدام پر کافی عرصہ سے آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ بلا غیر بھی بھولے پر مجبور اس کرنے کے لئے بادل خواستہ تیار

ہو گئے، اس سلسلے میں ہندوستان کا انتخاب طبی میدان اور خاص کر جگر ٹرانسپلانٹ کے حوالے سے عالمی شہرت کی بنیاد پر کیا گیا انہیں جگر کے کچھ حصے کا عطیہ ان کے ایک بھانجے نے کیا، آپریشن کے سلسلے میں ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ اور ان کے چھوٹے بیٹے عبداللہ باہر بھی گئے۔ آپریشن ہوا تو کچھ دنوں بعد طبی تحقیق میں یہ بات واضح ہوئی کہ موصوف کے بدن کیساتھ انکے بھانجے کے جگر کی موافقت نہیں ہو پاری۔ اس سلسلے میں کئی دفعہ متعدد آپریشن کروائے گئے اور پھر یہ حتمی فیصلہ ڈاکٹروں نے سنایا کہ انکے بالکل قریبی ڈائریکٹ خونی رشتے والا شخص درکار ہوگا جو کہ انہیں اپنے جگر کا عطیہ پیش کرے۔ ایسے موقع پر ان کے لاڈلے فرزند نے والد کی جان بچانے کیلئے اپنی زندگی پر کھیلے ہوئے خود کو پیش کر دیا، آپریشن ہوا جگر نے کام بھی شروع کیا لیکن کچھ دنوں کے بعد باہر صاحب کو دل کا عارضہ لاحق ہوا اور پھر اسی کے باعث بے ہوش ہو چلے، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق انہیں جانبر کرنے کیلئے دل کی پمپنگ کی گئی مگر وہ بحال نہ ہو سکے ع وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

صفات: مرحوم کی رحلت سے ہماری جماعت کو بہت بڑا دھچکا لگا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا خلاء اپنی قدرتوں سے پورا فرمائے۔ باہر صاحب انتہائی خوش اخلاق، ہنس مکھ، سنجید اور متحمل مزاج کے مالک تھے۔ جمعیت کے اجلاسوں میں جب بھی وہ کوئی بات کرتے تو موضوع سخن سے باہر نہ نکلتے۔ جو بھی رائے دیتے چٹنگی اور دلیل کے ساتھ ساتھ جذباتی مدوجزر سے دور رہ کر کہتے۔ شاید اسی وجہ سے ان کی رائے کو اکثر اجلاسوں میں ترجیح ملتی۔ مہمان نوازی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی، لاہور جب بھی جانا ہوا تو ان کا دسترخوان سج جاتا۔ کتب بینی ان کا پسندیدہ کام تھا، اسی وجہ سے گھر، دفتر اور جہاں وہ رہتے کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ ساتھ رکھتے۔

نادار طالب علموں سے تعاون:

بعض طالب علم ہمارے معاشرے میں مالی استطاعت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیمی سفر سے عاجز آ جاتے، موصوف کو اسکا پتہ چلتا تو فوری طور پر اس کی پشتیبانی کیلئے پہنچ جاتے، ان کی زندگی میں ایک دو نہیں بلکہ درجنوں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ بچپن ہی سے انہیں دینی رجحانات میسر آئے بچپن سے دینی رجحانات:

لڑکپن میں مولانا عبید اللہ انورؒ سے بیعت ہوئے، شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز صفدرؒ کے ساتھ قربت ان کے ایک فرزند سے دوستی کی وجہ سے زیادہ میسر آئی۔ اسی کی بناء پر اکثر دینی رہنمائی

مولانا صفدر سے حاصل کرتے تھے۔ مختصر سوانحی احوال یوں ہے:

پیدائش، تعلیم و ملازمت:

آپ ۱۹۶۳ء کو شوکت علی ولد نواز شعلی کے ہاں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے، ان کے والد ۱۹۷۳ء میں انبالہ سے ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ آرائیں قوم سے تعلق تھا، ڈبل ایم اے اور ایل ایل بی کی تعلیم پائی۔ ۱۹۸۵ء کو آرمی ملٹری اکاؤنٹس کے شعبہ آڈٹ میں ملازمت اختیار کی۔ جماعت کیلئے ملازمت کو خیر باد کہنا:

متحدہ مجلس عمل کے اولین انتخابات ۲۰۰۲ء کے موقع پر ہماری جماعت کی طرف سے الیکشن میں حصہ لینے کی غرض سے ملازمت کو خیر آباد کہہ دیا۔ تاہم بعد میں یہ قانونی شرط آڑے آگئی کہ ملازمت سے علیحدہ ہونے کے دو سال تک کوئی سرکاری ملازم الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا، جو بھی ہوا لیکن انہوں نے جماعت کے لئے اپنی ملازمت تک کی قربانی دے دی۔ ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے بچوں کو احساس دلانے کی صفت:

مرحوم کی خصوصیات میں سے ان کے بڑے فرزند غازی باہر کے بقول یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ کے بالکل روادار نہیں تھے۔ اس لئے کبھی بھی بچوں کو غصہ ہو کر مارا نہیں۔ ہاں اتنا تھا کہ وہ بچوں کو سمجھاتے کہ یہ کام اچھا ہے اور یہ کام کرنا مناسب نہیں ہے۔ یعنی وہ انہیں احساس دلا دیتے کہ یہ اچھائی ہے اور یہ برائی۔ اس طرح سے بچوں کے اندر کا اچھا اور نیک انسان جاگ جاتا۔ اور وہ عمل پر آمادہ ہوتے۔

آپ دین و شریعت اور سنت کے سخت پابند تھے، اور یہی اپنے بچوں کو بھی سکھایا، علاج کے سلسلے میں جب انڈیا میں مقیم تھے تو اسی دوران ان کے بیٹے غازی نے کسی سبب سے ٹوپی سر پر لینا چھوڑ دی والد کو پتہ چلا تو فون ملا کر اسے مخاطب کیا کہ مجھے بڑا دکھ ہوا کہ تم نے ٹوپی پہننا چھوڑ دی۔ صرف اتنا ہی کہا۔ بس اس پر ان کے بیٹے کو احساس ہو گیا کہ میرے والد کیا چاہتے ہیں؟ ایک ہی خرچ میں اجتماعی شادیوں کا نمونہ:

حدیث شریف میں ہے کہ مردوں کی اچھی باتیں یاد کیا کرو سو ہم بھی انکی ایک اچھی روایت کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں، کچھ عرصہ قبل ہم ان کے بیٹے اور بیٹی کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے لاہور گئے تو دیکھا کہ موصوف نے اپنے خاندان انبالہ آرائیں قوم کے تمام خونی رشتہ داروں کو جو پانچ چھ